بقیہ مراسلات

مسیح کا تجسّم اور اُس کی اہمیت

(از قلم عالیجناب پی۔ این بیجنوٹ صاحب۔ بی۔ اے)

مندرجہ ذیل مضمون میرے محترم دوست پادری ای جواہر مسیح اسسٹنٹ پاسٹر امرتسر نے میرے پاس بغرض ترجمہ روانہ کیا تھا جسے میں نے (انگریزی سے اُردو میں) ناظرین نورافشان کی ضیافت طبع کے لئے ترجمہ کیا ہے ؞

تجسم کے معنی خدا کا انسانی جسم کا اختیار کرنا یعنی انسانی لباس میں ظاہر ہونا ہے۔ پیشتر اسکے کہ ہم مسیح کے تجسم کی طرف توجہ منعطف کریں ہم دیگر مذاہب کے خیالات دربارہ تجسم خدا پر سرسری نظر ڈالینگے۔ انسان جو اشرف المخلوقات ہے جب اپنے آپ کو مخلوقات کی سب سے اونچی چوٹی پر دیکھتا ہے تو وہ دُنیا اور عالم موجودات سے محظوظ ہو کر عالم معدنیات۔ عالم نباتات اور عالم حیوانات کو ایک خاص رشتہ اتحاد میں منسلک اور منتسب پاتا ہے۔ تو اس پر عیاں ہوتا ہے کہ انکا مالک و مبدء کوئی قادر مطلق۔ عالم مطلق۔ ذی ادراک ذی احساس اور ذی ارادہ شخصیت ہے جو اس عالم موجودات کا مسبب ازلی و کلی ہے جب انسان نے اس خدا یا سبب اولی کو باور کر لیا تو اُسکے دل میں یہ خواہش موجزن ہوئی کہ وہ جانے کہ وہ خدا یا وہ ہستی جو اس جہان کا منبع ہے کیسا ہے اور بعد غور و خوض اور مشاہدہ کے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ وہ قادر مطلق۔ عالم الغیب اور ہمہ جا حاضر و ناظر ہے (رومیوں ۱: ۱۹ و ۲۰) مزید براں اُس نے یہ بھی دریافت کیا کہ خدا محبت ہے۔ کیونکہ اُسکے گرد و پیش بے انتہا اشیاء ہیں جو محض اُسکی سہولیت اور آرام و راحت کے لئے خلق کی گئی ہیں۔ اور اس طرح یہ اعتقاد ترقی اور ہمہ گیر ہو گیا لیکن جب اُس نے دنیا کی مصیبت و تصدیع اور بالآخر انسان کی ناگزیر موت پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ راستباز ناراستوں کے ہاتھوں دکھ پاتے ہیں تو اس کا ایمان اس سبب اول میں لغزش کھانے لگا اور یہ جذبہ اُٹھا کہ اس شخصیت الٰہی کو دیکھے۔ اور اس ناموافقت اور نامطابقت کا سراغ لگائے اسوا پرستش و عبادت کے (کیونکہ رعد کی گرج۔ بجلی کی چمک یا زلزلے کے جھٹکے انسان کو سربسجود کرنے کے لئے کافی ہیں) خدا کو دیکھنے کی آرزو اوتار اور دیوتاؤں پر اعتقاد رکھنے کے لئے موجب تحریک ثابت ہوئی۔ اولاً یہ خواہش خدا کی صورت دیکھنے کی محتاج تھی۔ لیکن بعد ازاں اُسکے عدل و انصاف کو برحق قرار دینے کے لئے.

ابتدا میں تنافر گناہ اور تقدس خدا متعدد مذہبی علما اور رشیوں تک محدود تھا جو گناہوں کی معافی کے لئے دعا و مناجات کیا کرتے تھے۔ لیکن رگوید کے گنہگار رشی پر اس راز سربستہ کا اظہار ہوا کہ ایک بے گناہ جانور کی زبانی سے انسان کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ اور اس نے درست کہا کہ۔

جانور دوسروں کے گناہوں کے لئے قربان ہوا۔ لیکن یہ انکشافات اور یہ راستی اور دقیق علم اپنشدوں کی کثیف تعلیم کے نیچے دبکر معدوم ہو گیا اور انسان کے خود ساختہ اوتار جتنے بھی ہوئے ہیں وہ ان گناہ اور گناہ کے نتائج قبیحہ سے رہائی دینے کے لئے نہیں ہوئے۔ بلکہ بخلاف اسکے انسان اس گنہگار فطرت کا قائل ہی نہ تھا۔ ان اوتاروں کا منتہائے مقصود لوگوں کو راکھششوں کے عذاب سے رہائی دینا تھا۔ اور انسان نے ان اوتاروں کو محض اپنی تجسس کو کم کرنے کے لئے تسلیم کیا۔ اس لئے کہ وہ معلوم کریں کہ خدا انسان کی کل مصیبتوں پر کیوں خاموش ہے نہ کہ یہ معلوم کریں کہ موت گناہ کی مزدوری ہے تاکہ راستبازوں کو بچائیں اور بدکرداروں کا قلع قمع کریں نہ کہ گنہگاروں کو نجات دیں۔ اگر ایک شخص کے نزدیک بڑے معرکے۔ کم کام کرنے خواہ وہ بھلے ہوں یا بُرے زندگی کا بہترین اصول ہے۔ تو اُس کا خدا یا اوتار ایسے کام کرنے والا ہوا۔ اور اگر ایک شخص کے لئے نفس پروری اور شہوت رانی زندگی کی اہم ترین بات ہے تو یقیناً اس کا خدا یا اوتار مکمل طور پر بندۂ نفس ہوا۔ غرضیکہ ہر ایک شخص نے اپنے تصور کے مطابق اپنا خدا بنا لیا اور جیسے وہ تھے ویسے ہی اُنکے اوتار ہوئے۔

خدا پاک ہے۔ تقدس خدا اور گنہگاری انسان بجز یہودی اور مسیحی مذہب کے کسی اور میں نمایاں طور سے دکھائی نہیں دیتی۔ جبکہ اُن کے دیوتا اور اوتار انواع و اقسام کے گناہوں میں مقید ہیں تو ان کے پیرو کس طرح گناہ کی ماہیت کو جان سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے دیوتاؤں کے مقلد گناہ سرزد کرنے میں قسمہ بھر پس و پیش نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنے آپ کو گنہگار خیال ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے "کرم" یعنی اپنی گذشتہ "جون" کو۔ جب ایک انسان اپنے افعال و اقوال کو خواہ وہ کتنے ہی برے کیوں نہ ہوں گناہ نہیں بلکہ شومی قسمت سمجھتا ہے تو وہ راستی اور ناراستی۔ گناہ اور پاکیزگی میں امتیاز کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ تاہم مہذب سے مہذب اور وحشی سے وحشی قبائل بھی ایک کام کو بُرا یا اچھا جان سکتے ہیں کیونکہ ایک وحشی میں اسقدر احساس ضرور ہے کہ وہ اپنے کام کو بُرا خیال کرتا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ ویسا ہی برتاؤ اُسکے ساتھ کیا جائے۔ تاہم وہ اس بدفعل میں بدستور منہمک رہتا ہے۔ اور چونکہ ہر ایک پچھلی "جون" کے باعث ایسے کام کرتا ہے۔ لہٰذا ایک راستباز انسان راست محض اس لئے ہے کہ یہ وصف اُسکے "کرم" نے اس میں پیدا کر دیئے۔

لہٰذا گناہ سے نفرت اور نیکی سے محبت دونوں کی زندگیوں میں مفقود ہیں۔ جب گناہ ایک ایسی چیز ہے جسکی پروا نہ کرنا چاہیئے۔ تو وہ اعلےٰ ہستی جسے ہم خدا یا علت اولیٰ کیوں نہ کہیں صفات حسنہ سے متصف نہیں ہو سکتا۔ بدیں وجہ اسکے تقدس کی طرف خیال جائیگا ہی نہیں۔

تقدس خدا کا اظہار سب سے پہلے اہل یہود پر ہوا تاکہ بنی اسرائیل کو یہوواہ کے لئے پاک و متبرا رکھا جائے لیکن بار بار کی تاکید کے باوجود انہوں نے اپنی نادانی سے دوسری بت پرست اقوام سے الحاق کیا اور اُن کے ساتھ بتدریج یہ سفاقت اور موانست بڑھائی اور اپنے کام میں پورے اُترے حتّٰی کہ قربانی کی علت و غایت کو بھی فراموش کر دیا اور محض ظاہری نمائش باقی رہ گئی۔ اگرچہ قربانی کا رواج کم و بیش ہر ایک مذہب میں دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اسکے حقیقی معنی سراسر فراموش کر دیئے جاتے ہیں۔ قربانی راکھششوں کی آتش غضاب فرو کرنے کے لئے برتی جاتی تھی نہ کہ گنہگار شخص کی معافی اور بحالی کیلئے امر واقعہ تو یہ ہے کہ قربانی کو بطور معاوضہ یا فدیہ ادا کرنے کا خیال بالکل معدوم تھا ؞ (باقی آئندہ)

بقیہ مراسلات

مسیح کا تجسم اور اُس کی اہمیت

گذشتہ سے پیوستہ

(از قلم عالی جناب پی۔ این۔ بھنوٹ صاحب بی۔ اے)

تقدس خدا جاننے کے لئے تنافرِ گناہ کو سمجھنا لازمی ولابدی ہے۔ چونکہ انسان کا دل بگڑ چکا ہے اس لئے وہ تنافرِ گناہ کو صحیح معنوں میں سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ تاہم بڑے سے بڑا گنہگار بھی شخصیت افعال و اقوال کی پاکیزگی کا خواہاں رہتا ہے۔ تو اگر ایک گنہگار پاکیزگی اور نیکی کا احساس کرسکتا ہے یا اُسکو پسندیدہ معلوم ہوتی ہے تو کیا خدا اس سے محروم رہ سکتا ہے؟ کیا ہم اس میں اس پاکیزگی کو بدرجہا بہتر و اکمل نہ پائینگے؟ لیکن بگڑا دل انسان اس حقیقت بے بدل پر غور ہی نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ گنہگار ہے۔ خدا چاہتا ہے تاکہ بغیر خدشہ کے کل گناہ صغیرہ و کبیرہ سرزد کرتا پھرے۔ لیکن یہ تقدس ہے کیا؟ یہ پاکیزگی میں پاکیزگی کو جمع کرنا نہیں۔ بلکہ پاکیزگی کو کثیر التعداد میں بڑھا دینا۔ مثلاً ایک بجلی کا قمقمہ جسکی روشنی ایک سو بتی کے برابر ہو یہ مطلب نہیں رکھتا کہ ایک سو موم بتیاں اس میں روشن ہیں اگرچہ وہ قمقمہ سو موم بتیوں سے کم جگہ گھیرے ہے تاہم روشنی ان کے برابر ہے۔ تقدس صرف خدا کی پاکیزگی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس تقدس میں پاکیزگی کو بے انتہا درجہ تک بڑھا دیا ہے لیکن انسان میں اسقدر احساس نہیں رہا کہ اُس کا اندازہ کرسکے۔

یوں ہم جان سکتے ہیں کہ تجسم خدا تقدس خدا کا کاشف ہے۔ احساس نے حیوانات مطلق کی قربانی جو شریعت کی مقرر کی تھی تاکہ اُس نے خود ایک پوری کامل اور کافی قربانی نذر اور معاوضہ دی۔ چونکہ انسان خود پاکیزگی کی حس کو کھو چکا ہے اور فطرتاً گنہگار ہے اس لئے وہ خدا کو دیکھنے سے عاجز ہوگیا۔ اندریں حالات لازمی ہوا کہ واجب اور ممکن میں کوئی واسطہ یا برزخ ہوکر ان رازہائے سربستہ کو جو انسان کے فہم و ادراک سے بالاتر ہیں منکشف کرے۔ اس لئے خدا باپ کا اظہار خدا بیٹے میں ہوا۔ وہ انسانوں کے درمیان رہا اور اپنی زندگی میں تقدس خدا کو ظاہر کیا جسکا اور کسی طرح بھی انکشاف نہ ہوسکتا تھا۔ لہٰذا اقنوم اول کا اظہار اقنوم ثانی میں ہوا اور گناہ کی تحقیر انسان سے نہ ہٹا سکتی تھی تاوقتیکہ اُسکی سزا خدا خود اپنے اوپر لیتا جسے خدا بیٹے نے پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ پس تجسم خدا میں دو امور نہاں ہیں۔ اول تقدس ذات باریتعالےٰ کو ظاہر کرنا۔ دوم گناہ کی سزا اپنے اوپر لینا یعنی گناہوں کا کفارہ ہونا

تقدس خدا کا وصف کاملہ ہے۔ لیکن جب وہ ذی حس مخلوق اور بالخصوص حیوانات ناطقہ کے ساتھ علاقہ رکھتا ہے تو یہ وصف، وصف نسبتی ہوکر عدل میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ کیونکہ خدا پاک ہے اور کل بدی سے مبرّہ و منزہ ہے۔ اس لئے جب وہ انسان فاعل مختار کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے تو اپنے عدل کو احسن و اکمل طریقہ سے استعمال کرتا ہے۔ چونکہ خدا عادل ہے اور عدل کی یہ منشا ہے۔ کہ گنہگار یا ملزم کو سزا ملے۔ اس لئے خدا اپنے انصاف کو برحق و برقرار رکھتا ہے۔ اگر وہ گناہ سے اغماض کرتا ہے تو وہ قدوس نہ رہا اور وہ خدا خدا نہ رہا۔ چونکہ خدا کو گناہ سے نفرت ہے اور ساتھ ہی وہ عدیل ہے۔ اس لئے وہ گنہگار کو اُس کے گناہ کے مطابق سزا دیتا ہے۔ اس ازلی وابدی خدا کے مقابل گناہ ابدی اور غیر منتہائی سزا یعنی دوامی جہنم یا خدا سے ہمیشہ کی جدائی کا مستوجب ہے۔ اسی لئے گناہ کی مزدوری موت ہوئی (رومیوں ۶: ۲۳) اگر انسان نجات خود اپنے گناہ کی سزا بھگتتا اور وہ برزخ کبرا نہ ہوتا تو یہ مبرہن ہے کہ آدم کی ساری نسل واصل جہنم ہوتی کیونکہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں (رومیوں ۳: ۱۰) اگر کہیں کہ خدا انسان کو بچا ہی نہیں سکتا تو یہ اُسکی ناقابلیت اور ناعاقبت اندیشی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر اول الذکر کو باور کریں تو وہ قادر مطلق نہ رہا اور اگر مؤخر الذکر تو عالم الغیب یا عالم مطلق نہ ٹھہرا۔ اگر یہ کہا جائے کہ خدا اس بات سے بہرہ ور نہ تھا کہ اُسکی مخلوق اُسکے ارادے اور [illegible] کے خلاف چلیگی اور یوں مقصد اولےٰ مفقود ہو جائیگا۔ یا کہ خدا نے محض تضیع اوقات یا دل لگی کے لئے یہ دنیا اور طبقہ موجودات ترکیب و ترتیب کیا تھا تو اس سے اور زیادہ کفر کیا ہو سکتا ہے؟ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا تاکہ وہ خوشی سے رہے اور خدا سے مطابقت و مناسبت قائم رکھ سکے۔ یہ موانست اور رفاقت محبت سے نہ کہ جبر و تشدد سے مضبوط و مستحکم رہ سکتی ہے جس طرح انسان کا فطرت خارجی سے تعلق ہے۔ اس سے کہیں زیادہ اس کا تعلق خدا سے ہے جسے چاہے انسان محبت سے قائم رکھے اور چاہے اپنی نادانی سے معدوم کردے۔ حاصل کلام یہ کہ خدا نے انسان کو فاعل مختار پیدا کیا۔ خدا انسان کو خلق کرنے سے پیشتر ہی شناسا تھا کہ انسان اپنی آزادی کا ناجائز فائدہ اُٹھائیگا اور وہ اس امر سے لاعلم یا بے بہرہ نہ تھا۔ بلکہ دنیا کی پیدائش سے پیشتر ہی خدا باپ۔ خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی ازلی و ابدی کونسل میں یہ قرار پایا تھا کہ بیٹا ہی وہ برہ ہو جو کل لوگوں کے گناہوں کے لئے قربانی اور فدیہ ہو۔ (مکاشفہ ۱۳: ۸) جبکہ تقدس خدا سے نفرت کرتا ہے۔ اُسکی محبت گناہگار کو پیار کرتی ہے اور اسی لئے اُسکی نجات کا وسیلہ بنایا ہے۔ فرض کیجئے کہ ہمارا بچہ کیچڑ اور گندگی میں لت پت ہے۔ ہم ہرگز بچے کو گندگی میں پھینک نہیں دیتے بلکہ اُسکو نہلاتے ہیں اور مصفا و مجلا کپڑے زیب تن کرتے ہیں اور اس طرح اس کثافت سے رہائی دیتے جس طرح وہ بچہ اپنے آپ کو صاف نہ کرسکتا تھا اور ہم نے اُسے صاف کیا۔ خدا نے ہماری نجات کا انتظام کیا ہے۔ اس نے اپنے بیٹے یعنی اقنوم ثانی کو بھیجا تاکہ انسان کو گناہ کی گندگی سے صاف کرکے پھر بحال کرے تاکہ وہ آخر تو خدا سے یگانگت رکھ سکے تاوقتیکہ گنہگار کے گناہ نہیں مٹتے وہ نجات حاصل نہیں کرسکتا۔

انجیل خدا کی قدرت ہے۔ (رومیوں ۱: ۱۶) چونکہ خدا قادر مطلق ہے اور واجب الوجود ہے۔ اس نے ایک حکم سے اس دنیا اور کل عالم موجودات جملہ طبقہ حیوانات اور طبقہ نباتات و جمادات کو پیدا کیا۔ لیکن شائد بعض پڑھنے والے کہیں کہ اگر خدا ایک حکم سے یہ سب کچھ کرسکتا تھا تو کیا وہ ایک حکم سے گناہ کو منسوخ کرکے گنہگار کو گناہ اور اس کے نتائج قبیحہ سے رہائی نہ دے سکتا تھا؟ اگر

وہ ایسا کر سکتا تو ہم پر ظاہر ہوتا کہ وہ گناہ سے نفرت نہیں کرتا بلکہ اُس سے اغماض کرتا ہے اور اس طرح سے اس کا عدل باقی نہ رہا جیب مصر کے جادوگر جوئیں دور نہ کر سکے تو انہوں نے کہا "یہ خدا کی قدرت ہے" (خروج ۸ : ۱۹) اگرچہ خدا کی قدرت نے یہ کیا لیکن اُسکی قدرت گناہ کو ایسے ہی دور و کافور نہ کر سکی۔ بلکہ اس ثالوث کو ازل سے بنائے عالم سے پیشتر ہی یہ فیصلہ کرنا پڑا اور اس فیصلہ کی رو سے خدا نے اپنا بیٹا ہاں وہ ازلی دابدی اور اپنا اکلوتا بیٹا بھیجا تاکہ ہمارے گناہوں کے لئے قربانی اور فدیہ ہو۔ (باقی آئندہ)

اشتہار

۲۶/۱۲

ڈاکٹر ایم کے ولیمس صاحب ایل۔ ڈی۔ ایس سی ڈنٹل سرجن۔ لیٹ ڈنٹل سرجن ٹو ہز ایکسیلینسی دی گورنر آف بمبئی ماہر فن دندان سازی۔ الیکٹرو سٹی ٹریٹمنٹ کے سپیشلسٹ ہیں اور مسیحیوں سے خاص رعایت کی جاتی ہے جن اصحاب کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو کشمیری دروازہ دہلی کے پتہ پر تشریف لائیں تشریف لانے سے پہلے بذریعہ خط و کتابت اپنا وقت مقرر کر لیں۔

ضرورت

۲/۲

مشن ہائی سکول جہلم کے لئے لائق تجربہ کار مسیحی اور بی منشی فاضل ایس۔ دی۔ سی۔ وی اور جے۔ اے۔ وی استادوں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر آنی چاہئیں۔

ضرورت

ایک مسیحی اُستانی ایس۔ وی ٹرینڈ کی ضرورت پردہ اسکول ہوتی مردان میں ہے۔ جہاں تک ہو سکے بہت جلد۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔

عرضیاں دفتر پرنسپل پردہ اسکول ہوتی مردان معہ سفارشی خطوط کے ۱۲ اپریل تک پہنچنی چاہئیں۔

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ۱۲ ماہوار فی طالب علم ہیں۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جرکشا ۲ سے ۱۰ تک اور کرو کو نول ۱۲ سے ۱۵ تک مل سکتا ہے۔ مزید حالات پرنسپل و ہیڈ ماسٹر سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

جگتجیت بڑودہ انجینئرنگ کالج امرتسر

۱۳/۱۲

یہ کالج دس برس سے جاری ہے سینکڑوں پاس شدہ طلباء ایک انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہیں۔ گورنمنٹ کے بہت سے حکام اور ہر محکمہ کے انجینئروں نے یہاں کی تعلیم ضبط و نظم و نسق اور سٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ علاوہ سب اوورسیر اوورسیر اور سب انجینئر کلاسز کے جن میں بکثرت سے زاید طلبا تعلیم پا رہے ہیں مئی ۱۹۲۸ء سے ہم نے بجلی کی کلاسیں کھولی ہیں جنکے لئے انجن مشینیں ہزاروں روپے کی منگوائی گئی ہیں اور سٹی اینڈ گلڈس لنڈن کے امتحان فسٹ گریڈ کے طلباء کو بھی تیار کیا جاتا ہے کالج کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلبا کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپیکٹس کے ساتھ مفت بھیجے جاتے ہیں۔ — پرنسپل

مفید عام مطبوعات

نام کتاب	مصنف	قیمت
اے آدم تو کہاں ہے؟	بُوڈی	۶ پائی
عالمگیر مذہب	خواجہ	۳/
آؤ کیونکہ سب کچھ تیار ہے	سپرجن	۶ پائی
آسمان کی بادشاہت	ڈے	۲/
بادبگولہ (کہانی)	مس ٹراٹر	۳ پائی
بیان فارقلیط	نامعلوم	۶ پائی فی درجن
بھجن اور غزلیں	″	۶ پائی
دو سوال	″	۳/
دُرِ حکمت	سادھو سندر سنگھ	۴/
ایک عجیب پیشینگوئی	ڈاکٹر لوکس	۶ پائی
ایک تاریخی واقعہ	ایپن	۶ پائی
فلاسفی درباب تدبیر نجات	راجرس	۲/
حالات و تعلیمات مسیح	نامعلوم	۳/
حل مشکلات ۱	پروفیسر آر۔	۳/
حل مشکلات ۲	″	۳/
حقیقت مسیح	سیمپسن	۴/
حقیقی دوست	بیون جونس	۱/
حقیقی شہید	ڈاکٹر لوکس	۱/
ہندو محمدی اور مسیحی مذاہب کا مقابلہ	ڈاکٹر آرتھر یوئنگ	۶ پائی
اکلیل الانجیل	ٹاملش	۲/
انجیل مقدس کے چندہ چیدہ مضامین	نامعلوم	۶ پائی
جیسی کرنی ویسی بھرنی	″	۳ پائی
خاص آئیتیں	″	۳ پائی
خداوند کی دعا اور سورۂ فاتحہ	اکبر مسیح	۱/۳ پائی
خفیہ شاگرد	پادری کے	۶ پائی

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بقیہ مراسلات

مسیح کا تجسم اور اُس کی اہمیت

گزشتہ سے پیوستہ

(از قلم عالی جناب پی - این بھنوٹ صاحب بی - اے)

تجسمِ مسیح۔ دنیا کی جملہ مخلوقات میں ایک بھی ایسی چیز نہ تھی جو اوروں کے گناہوں کی معافی کے لئے قربان ہو سکے لہٰذا یہ بارِ گراں خدا نے خود سہا اور اُس کا بیٹا دنیا میں آیا اور وہ بے گناہ گنہگاروں کی مخلصی کے لئے مرا۔ اسلئے تجسمِ خدا کے دو اہم ترین امور مسیح انسان میں موجود تھے۔ اُس نے کہا جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا (یوحنا ۱۴: ۹) اُس نے خدا کی مرضی بتائی (یوحنا ۱۰: ۸) کیونکہ اُس نے اس سے کئی سال پیشتر کہا تھا۔ دیکھ میں آیا ہوں۔ میں تیری مرضی بجا لانے پر خوش ہوں"۔ (زبور ۴۰: ۷-۹) اُس نے یہ بھی کہا کہ "ابنِ آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے" (متی ۲۰: ۲۸) اسی نے آخری وقت یہ کہا "پورا ہؤا" (یوحنا ۱۹: ۸) نجات کے اس اسباب و اکمل ترکیب و ترتیب نے خدا سے اس کا بیٹا جدا کیا تاکہ گنہگاروں کے لئے مرے۔ گنہگار کے لئے جو کہ حقۂ اس گناہ کا ذمہ دار ہے کوئی جان جوکھوں کا کام نہیں۔ اُس نے صرف ایمان کے ہاتھ بڑھا کر اس قربانی کو شکریہ سے قبول کرنا ہے۔ لیکن انسان اسقدر جاہل ہے کہ اس پر بھی شک لاتا ہے اور یقین نہیں کرتا کہ کس طرح ایک شخص کی موت سے کل بنی آدم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں +

اسلام اور برہمو سماج جیسے مذاہب جنھوں نے اپنی تعلیم کا بیشتر حصہ مسیحی مذہب سے لیا ہے ربنا المسیح کو صرف ایک انسان اور انسانی کا مطمحِ نظر قرار دیتے ہیں۔ اور وہ یقین ہی نہیں کرتے کہ مسیح مظہرِ خدا ہے اور اس طرح وہ ربنا المسیح کی مظہریت محبت اور کاملیت کا انکار کرتے ہیں اگر مسیح ایک انسان اور اُستاد یا مذہبی پیشوا ہو کر آیا تھا تو میرے لئے وہ چنداں برکت کا باعث نہ ہوتا۔ کیونکہ وہ تو مجھے لعنت ملامت کرنے کو آیا نہ کہ گناہ کی تعزیر سے رہائی دینے۔ ایک اُستاد یا پیشوا راستبازی کا راستہ دکھا سکتا ہے لیکن زندگی نہیں بخش سکتا۔ اسکی موت نے میرے گناہوں کا معاوضہ دیا اور یوں سزا کا حکم استرداد کیا۔ اور خود موت پر غالب آنا اسکی الوہیت وہ موت نے مجھے ابدی جہنم اور نارِ ملتہب سے بچا کر مجھے از حد ممنون کیا ہے اور اس طرح اس نے مجھے اپنی فقید النظیر محبت کی جانب راغب کیا ہے اور اس کے جی اُٹھنے کی قوت نے مجھے گناہ پر غالب کیا۔ کیونکہ زندگی کا قادر محرک و مبدء وہی خدا کا بیٹا ہے اور دوسرا کوئی نہیں

اگر ہم دنیا کے دوسرے اوتاروں کو اسی ترازو میں تولیں تو وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو خواہ رام ہی ہو ہرگز ہرگز مسیح کے برابر نہ ہوگا۔ بلکہ وہ مسیح سے نہایت ہی ہلکا اور ادنےٰ نکلیگا ان میں سے ایک بھی معصوم و بے گناہ نہ تھا کہ تقدس خدا صحیح معنوں میں انکشاف کر سکتا۔ اور ایک بھی دوسروں کے گناہوں کے لئے فدیہ اور قربانی نہ ہؤا۔ یہ دو امور اُن کے صیغۂ عمل میں نہ تھے۔ لہٰذا وہ مسیح کے سامنے کوئی وقعت و حقیقت نہیں رکھتے۔

مسیح کا کنواری سے پیدا ہونا۔ پس یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کا نجات دہندہ خود معصوم اور بے گناہ چاہئے اور جب ہم مسیح کی ولادتِ بے پدر اور اس کی الوہیت پر نظر کرتے ہیں تو یہ بات نمایاں طور سے نظر آتی ہے اگرچہ وہ بے گناہ تھا تو بھی گناہوں کے کفارہ میں اس نے اپنی جان دیدی۔ اور اگرچہ وہ بے گناہ تولد ہؤا تو بھی ہماری طرح گوشت اور خون سے بنا تھا۔ (عبرانیوں ۲: ۱۴) تاکہ بحیثیت انسان ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد ہو سکے۔ (عبرانیوں ۴: ۱۵) نیز یہ بھی لازمی تھا کہ وہ بے گناہ ہوتے آدم کی نسل سے ہو۔ اگر وہ انسان بنکر آسمان سے زمین پر نازل ہوتا یا آدم اول کی مانند پھر از سر نو پیدا کیا جاتا تو اسے جبلی یا خلقی طور سے نسل آدم سے کوئی رشتہ نہ ہوتا۔ لہٰذا ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ آدم کی نسل سے ہمدردی رکھنے کے لئے یہ لازمی اور ناگزیر تھا کہ وہ عورت کی نسل سے پیدا ہو اور چونکہ اس نے بے گناہ اور معصوم ہونا تھا سو اسکی ولادت بے پدر اعم و اشمل ہوئی۔ اسکی اس عجیب اور فوق الفطرت ولادت کے لئے لازمی تھا کہ وہ کنواری کے رحم میں بقدرتِ الٰہی بغیر نطفہ کے بدن بنے تاکہ وہ حقیقی قربان اور خدا کی نگاہ میں مقبول ہو سکے۔ اگر وہ عام انسانوں کی مانند اور پدر سے تولد ہوتا تو وہ بے گناہ نہ ہوتا اور گنہگار کا فدیہ اور معاوضہ نہ ہو سکتا اور نہ ہی وہ ہمارے لئے درمیانی اور ثالث یا سرپنچ بکر لے ہو سکتا ہے۔ (ایوب ۹: ۳۳)

جو اشخاص مسیح کی ولادت میں پدر کے منکر ہیں اُن سے جو اس معجزانہ اور فوق الفطرت پیدائش کے مقلد ہیں زیادہ عالم نہیں اور نہ ہی ان عمیق در عمیق اور پیچیدہ مسائل کو بخوبی سمجھے ہوئے ہیں بلکہ وہ ان خارق العادت امور اور معجزوں سے بھی انکار کئے بیٹھے ہیں۔ حتیٰ کہ دنیا کی پیدائش کو جیسی کہ ہماری کتاب مقدس میں درج ہے تسلیم نہیں کرتے بالواسطہ ایسے اشخاص ملحد ہیں اور انہیں کوئی حق حاصل نہیں کہ مذہب پر رائے زنی کریں۔ وہ معجزوں کا انکار کرتے ہیں تاکہ گناہ اور نجات سے انکار کر سکیں۔ چونکہ مسیح ایک تاریخی شخص ہے۔ اس لئے وہ اُسکی شخصیت سے منحرف نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس قماش کے لوگ اُسے ایک معمولی انسان اور قابل اُستاد اور انسانی زندگی کا مطمحِ نظر تصور کرتے ہیں۔ اسی باعث وہ اسکی پیدائش کو باقی انسانوں کی مانند مانتے ہیں۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ بائبل کے خدا اور خدا کی بائبل کے دشمن ہمارے کلیسیائی دائرہ سے باہر تھے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب ایسے بدعتی اور بے عقل اور بے شعور شخص ہماری کلیسیا میں بحیثیت علماء دینیات پادری اور رہبر پائے جاتے ہیں۔ اگر یہی ان کی انجیل ہے تو جائے غور ہے کہ اُن کا مذہب دوسرے مذاہب سے جو انسان کی نجات کو اعمالِ حسنہ پر مبنی کرتے ہیں کس طرح فرق ہؤا لیکن خدا اور بائبل کہتی ہے کہ انسان گناہ میں مُردہ ہے اور وہ ایسے کام نہیں کر سکتا جو خدا کی نگاہ میں راستبا ہیں۔ لہٰذا وہ صرف اس کے فضل سے بچ سکتا ہے اور یہ فضل ہمارے خداوند المسیح کے خون میں مبرہن ہؤا۔ جبکہ مذاہب کہتے ہیں "کرو اور جیؤ" مسیحی مذہب کہتا ہے "مسیح پر ایمان لا اور زندہ رہ" مسیح کی ولادتِ بے پدر سے انکار کرنا۔ اور اُسے دوسرے انسان کے برابر کرنا گویا اُسے نجات دہندہ تسلیم کرنے سے انکار کرنا ہے اور شیطان لعین کی سعی بلیغ بھی یہی ہے۔ اپنے دلوں پر

لعنت ملامت کرو اور خدائے قادر وقدوس کی زندہ شہادت پر ایمان لاؤ۔

ضرورت ۳/۱

۲ جونیئر ورنیکولر ٹرینڈ اُستاد جنکی بیویاں بھی جے۔ وی ٹرینڈ ہوں اور لڑکیوں کے مدرسہ میں کام کرنے کے لئے رضامند ہوں ضلع منٹگمری میں مکتی فوج جرائم پیشہ سٹلمنٹ کے لئے درکار ہیں۔

ا۔ جے۔ وی ٹرینڈ استاد (مرد) } شانتی نگر کالونی ضلع
ا۔ جے۔ وی ٹرینڈ ،، (عورت) } ملتان میں کام کرنے کیلئے

تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔ درخواست مع نقول اسناد مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہیئں۔

کرنل چارلس۔ ایچ۔ بوہ ٹیریٹوریل کوارٹرس مکتی فوج فیروزپور روڈ۔ لاہور

ضرورت۔ ایک ہندوستانی میٹرک اور ٹرینڈ معلمہ کی مشن گرلز اے۔ وی اسکول کے لئے جولائی میں ضرورت ہے درخواست اور سرٹیفیکٹس دفتر نور افشاں کے پتہ پر ارسال کریں۔

بہت جلد ضرورت ہے ۱۳/۴

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے لئے پورے طور پر ٹرینڈ نرس کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۶۰ روپیہ ماہوار اور ایک ایسی ٹرینڈ کمپونڈر کی ضرورت ہے جو کلورو فارم دے سکے ٹو انٹفری ٹرینڈ کو ترجیح دی جائیگی تنخواہ ۶۰ روپیہ ماہوار چھوٹے بچے نہ ہوں۔ درخواست ہائے معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر جلد بھیجیں۔

لیڈی ڈاکٹر ڈفرن ہسپتال۔ کوئٹہ

اشتہار ڈاکٹر ایم۔ کے ولیمس صاحب ایل۔ ڈی۔ ایس سی ڈینٹل سرجن۔ لیٹ ڈینٹل سرجن ٹو ہز ایکسیلینسی دی گورنر آف بمبئی ماہر فن دندان سازی ایلیکٹرو ہسٹی ٹریٹمنٹ کے سپیشلسٹ ہیں اور مسیحیوں سے خاص رعایت کی جاتی ہے جن اصحاب کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو کشمیری دروازہ دہلی کے پتہ پر تشریف لائیں تشریف لانے سے پیشتر بذریعہ خط وکتابت اپنا وقت مقرر کرلیں

یونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کردی ہیں اور چار خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ کلاس فیس سرکاری شرح کے متفرق ہے۔ متفرق اخراجات ۸ماہوار فی طالب علم ہیں۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی بھی داخل ہوسکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ المارى وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جز کشا ۱۰ سے ۱۱ تک اور گردکو نول ۵ سے ۶ تک مل سکتا ہے مزید حالات پرنسپل وہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

جگتجیت برٹوڈ ڈوانجنیرنگ کالج امرتسر ۱۳/۱۳

یہ کالج دس برس سے جاری ہے سینکڑوں پاس شدہ طلبا ہر ایک انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہیں۔ گورنمنٹ کے بہت سے حکام اور ہر محکمہ کے انجنیروں نے یہاں کی تعلیم ضبط ونظم ونسق اور سٹاف کی تعریف فرماکر طلبار کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے علاوہ سب اوورسیر اوورسیر اور سب انجنیر کلاسز کے جن میں بکثرت سے زاید طلبا تعلیم پا رہے ہیں مئی ۱۹۲۸ء سے ہم نے بجلی کی کلاس بھی کھول لی ہیں جسکے لئے انجن مشینیں ہزاروں روپے کی منگوائی گئی ہیں اور سٹی اینڈ گلڈس لنڈن کے امتحان فسٹ گریڈ کے طلبا کو بھی تیار کیا جاتا ہے۔ کالج کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلبار کی فہرست اور حکام کے سرٹفکیٹ سے ہوسکتا ہے جو پراسپیکٹس کے ساتھ مفت بھیجے جاتے ہیں۔ پرنسپل

مفید عام مطبوعات

خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا احوال	میکفائی	۳ر
خلاصہ تعلیم عیسوی	ای۔ پی۔ نیوٹن	۳پائی
لوگ مسیح کو کیوں نہیں قبول کرتے ؟	سپرجن	۶پائی
لکچر بر معجزات بائبل	ڈپٹی آتھم	۳پائی
میں کون ہوں ؟	ڈاکٹر عمادالدین	۹پائی
مجموعہ غزلیات	نامعلوم	۳۰پائی
مسیح کے جی اُٹھنے کا تواریخی اور معجزانہ ثبوت	سیکلین	۶پائی
مسیح کی شہادت اپنے حق میں		۳پائی
مسیح کی زندگی اور تعلیمات پر چند سبق	ای۔ پی۔ نیوٹن	۲ر
مسیحی کا سفر (پاکٹ سائز)	بنین	۲ر
مسیحی مذہب کی صداقت	ن۔ بی۔ رائے	۳پائی
مسیحیت وسائنس	برکت اللہ	۲ر
مذہب اور حقیقت	سادھو سندر سنگھ	۳ر
محبت الٰہی	ڈاہلی	۲ر
منتخاب بائبل (مجلد)		۱ر
موسیٰ کی حکایت (باتصویر)		۱ر
مقدمہ مابین ادعائے تلافی وقیامت المسیح	ڈپٹی آتھم	۳پائی
نجات کس طرح ملتی ہے ؟	سپرجن	۶پائی
نصیحت روحانی	چالنس	۶پائی
نیا آسمان (کہانی)	مس ہیورتھ	۹پائی
پیش خبریاں مسیح کے حق میں	محمد حنیف	۳پائی
راہ زندگی (ٹریکٹ)		۲۵ عدد ۵ر
		۵۰ عدد ۱۰ر ایک صد ایک روپیہ
ماتسبانہ دستر یہ کا انجام	کیلیب	۳پائی

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور